

159539- آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا اور اپنے ساتھ لگانا

سوال

میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ آیا باپ کے لیے اپنی تیس برس کی بیٹی کو اپنے ساتھ لگانا جائز ہے، میری مراد بستر پر اپنے ساتھ لگانا نہیں بلکہ معانقہ کے لیے اپنے ساتھ لگانا ہے۔

میں قسم اٹھا کر کہتی ہوں کہ مجھے نہیں یاد کہ میرے والد صاحب نے مجھے اپنے ساتھ لگایا ہو اور میری نفسیاتی حالت کو اللہ کے علاوہ اور کوئی جانتا ہو۔

پسندیدہ جواب

جواب :

الحمد للہ :

اول :

بیٹی پر شفقت و رحمدلی اور نرمی کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو والد کا اپنے ساتھ لگانا اور اس کا سر یا رخسار کا بوسہ لینا جائز ہے، چاہے بیٹی بالغہ اور بڑی عمر کی ہو، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ فتنہ یا شہوت کا ڈرنہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں مومنہ کا بوسہ لینا جائز نہیں یہ مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ صرف خاوند اور بیوی کے ساتھ مخصوص ہے، اور اس لیے بھی کہ اس سے غالباً شہوت میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

آیا مرد اپنے محرم عورت کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

انہوں نے جواب دیا :

”جب سفر سے واپس آئے اور اسے اپنے نفس کا (شہوت) کا ڈرنہ ہو تو۔

ابن مفلح کہتے ہیں :

”لیکن وہ ایسا مومنہ پر کبھی مت کرے (یعنی مومنہ کا بوسہ مت لے) صرف پیشانی یا سر کا بوسہ لے“ انتہی

دیکھیں : الآداب الشرعية (2/256)۔

اور الاقناع بیدرج ہے :

”اگر لسیکوا اپنے نفس کا خطرہ نہ ہو تو سفر سے واپس آنے والے شخص کے لیے اپنی محرم عورت کو بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ ایسا مومنہ پر مت کرے، بلکہ پیشانی اور سر کا بوسہ لے“ انتہی

دیکھیں: الاقناع (156/3).

اور الموسوۃ الفقہیہ میں درج ہے:

”فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ کسی مرد کے لیے دوسرے مرد کا مومنہ یا ہاتھ وغیرہ چومنا جائز نہیں، اور اسی طرح عورت کا عورت کو چومنا اور معانقہ اور بدن سے بدن لگانا وغیرہ جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر مونسکے علاوہ ہو اور عزت اور حسن سلوک یا پھر ملاقات اور الوداع کرتے وقت شفقت و رحمتی کے ساتھ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں“ انتہی

دیکھیں: الموسوۃ الفقہیہ (130/13).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اگر کسی شخص کی بیٹی بلوغت کی عمر سے تجاوز کر جائے اور بڑی ہو جائے چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادید شدہ تو کیا اس کا ہاتھ اور مومنہ وغیرہ چومنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر ان جگہوں کا بوسہ لیا جائے تو کیا حکم ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

”مرد کے لیے بغیر شہوت اپنی چھوٹی یا بڑی عمر کی بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیٹی بڑی ہے تو پھر رخصت کا بھی بوسہ لے سکتا ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رخصت کا بوسہ لیا تھا۔

اور اس لیے بیکہ مومنہ کا بوسہ (یعنی ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر) لینے سے شہوت میں حرکت ہوتی ہے، اس لیے اسے ترک کرنا ہی بہتر اور زیادہ احتیاط کا باعث ہے، اور اسی طرح بیٹی بھی بغیر شہوت کے اپنے باپ کے ناک یا سر کا بوسہ لے سکتی ہے۔

لیکن شہوت کے ساتھ ایسا کرنا قطعی طور پر سب کے لیے حرام ہے، کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہوگا، اور فحاشی کا سدباب کرنے کے لیے بھی ایسا کرنا ضروری ہے“

اللہ تعالیٰ یتوفیق دینے والا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (78/3-79).

دوم:

بچپن اور چھوٹے عمر میں بیٹے اور بیٹی کا بوسہ لینا اور انہیں اپنے ساتھ لگانا یہ اس مہربانی اور رحمتی و شفقت میں شامل ہوتا ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ ہونی چاہیے، اور انہیں اسے محروم نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تو وہ رحمت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنی رحمت بھی اپنے ان بندوں پر ہی کرتا ہے جو دوسروں پر رحم

کرتے ہیں۔

لہذا ہم ماؤں اور باپوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس محبت و الفت اور رحمت سے محروم مت رکھیں کیونکہ یہ تو ایک اساسی طور پر نفسیاتی ضرورت ہے، اور خاص کر چھوٹے بچوں کے لیے، جیسا کہ دور حاضر میں بھی اور پہلے قدیم دور میں بھی سرچ کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔

اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

”میں دن کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا نہ تو انہوں نے مجھ سے بات کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قینقاع کے بازار میں آئے پھر وہاں سے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آئے اور فرمایا:

کیا یہاں بچہ ہے یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) ہم نے خیال کیا کہ اس کی ماں نے اسے روک لیا ہے، کیونکہ وہ اسے غسل دے رہی ہے اور اسے لونگ اور خوشبو کا ہار پہنا رہی ہے، تو کچھ ہی دیر بعد وہ دوڑتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر چمٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے اپنے ساتھ چمٹایا اور فرمایا:

”اے اللہم! اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر“

صحیح بخاری حدیث نمبر (2122) صحیح مسلم حدیث نمبر (2421) یہ الفاظ مسلکے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں انس رضی بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

”ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابراہیم کی دایہ جوانہیں پلا رہی تھی کے خاوند ابوسیف القین کے پاس گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر اسے چوما...“

صحیح بخاری حدیث نمبر (1303)۔

یہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوہا تھے، اور ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بیوی کا دو دھیتے تھے، یعنی رضاعی باپ ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس لیے آئے کہ اپنے بچے کو مل سکیں اور اسے سلام کریں اور اس سے معاف کریں اور اس کا بوسہ لیں۔

اور صحیح بخاری میں ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بوسہ لیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع کہنے لگا:

میرے دس بچے تمہیں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بھی نہیں چوما۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا“

صحیح بخاری حدیث نمبر (5997)۔

اور صحیح بخاری میں ہی روایت ہے کہ :

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے گھر گئے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی عائشہ لیٹی ہوئی تھی اور انہیں بخارتھا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ نے عائشہ کا رخسار چوما اور کہنے لگے : میری بیٹی نکلیسی ہو؟“

صحیح بخاری حدیث نمبر (3704).

واللہ اعلم